66279 - پہلی صف میں جگہ روك كر ركھنا اور بہت دير تك وہاں سے دور رہنے كا حكم

سوال

كيا مسجد نبوى كى پہلى صف ميں اعتكاف بيٹھنا اور مسجد كے پچھلے حصہ ميں سونے كے ليے جاتے وقت اس جگہ كوئى چيز ركھنا جائز ہے تاكہ پہلى صف ميں جگہ محفوظ رہے؟
اور اگر نماز نہ ہو تو كيا پہلى صف ميں سونا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مسجد ميں موجود شخص كے ليے اپنى جگہ پر جائے نماز وغيرہ ركھنا اور مسجد كے پچھلے حصہ ميں جا كر سونا اور پھر واپس اپنى جگہ آنا جائز ہے، چاہے يہ پہلى صف ميں ہى كيوں نہ ہو جب نماز كھڑى نہ ہو جائے، اگر نماز كھڑى ہو گئى اور وہ وہاں نہيں پہنچا تو اس جگہ كوئى دوسرا شخص زيادہ مستحق ہے، اسے چاہيے كہ وہ جائے نماز اٹھا دے.

اور اسى طرح اگر وہ كسى عذر كى بنا پر مسجد سے نكلے مثلا وضوء وغيرہ كرنے كے ليے اور واپس اپنى جگہ آئے تو وہ اس كا زيادہ مستحق ہے، اور اگر عذر ختم ہونے كے بعد وہ اپنى جگہ واپس آنے ميں سستى اور تاخير سے كام لے تو اسے وہاں بيٹھنے كا كوئى حق نہيں.

اس مسئلہ كى دليل مسلم شريف كى مندرجہ ذيل حديث ہے:

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جو شخص اپنى جگہ سے اٹھے اور پھر وہ اسى جگہ واپس آئے تو وہ اس كا زيادہ حقدار ہے "

صحيح مسلم حديث نمبر (2179).

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالى " المغنى " ميں رقمطراز ہيں:

" جب وہ كسى جگہ بيٹھے اور پھر اسے كوئى ضرورت پيش آ جائے يا پھر وضوء كى ضرورت ہو تو وہ وہاں سے جا سكتا ہے....

اور وہاں سے جانے کے بعد اگر وہ اسی جگہ واپس آیا تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو شخص اپنی جگہ سے اٹھے اور پھر وہیں واپس آئے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے " انتہی مختصرا

دیکھیں: المغنی لابن قدامہ (2 / 101).

اور صاحب " مطالب اولی النھی فی شرح غایۃ المنتھی " کہتے ہیں:

" اپنی جگہ سے اٹھ کر جانے والا جب جلد واپس آ جائے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے، مثلا وہ وضوء وغیرہ کرنے گیا ہو تو وہاں آنے والوں سے وہ سب سے زیادہ حقدار ہے، اگر اس کی جگہ کوئی اور بیٹھ جائے تو وہ اسے اٹھانے کا حقدار ہے .....

اور " الوجیز " میں اسے مقید کیا گیا ہے کہ اگر وہ دوسرے کاموں میں مشغول نہ ہو بلکہ واپس آ جائے " انتہی مختصرا

دیکھیں: مطالب اولی النھی فی شرح غایۃ المنتھی (1 / 786).

شیخ ابن عثیمین الشرح الممتع میں مسجد میں جگہ پر قبضہ کر کے وہاں سے نکلنے کی حرمت کا اقرار کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" اس مسئلہ میں صحیح یہی ہے کہ مسجد میں جگہ سنبھالنی اور وہاں سے نکلنا جائز نہیں، انسان کو چاہیے وہاں بچھی ہوئی جائے نماز اٹھا دے؛ کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ: (جو ناحق رکھا گیا ہو اسے اٹھا دینا حق ہے)

لیکن اگر اس کے اٹھانے سے فساد اور عداوت و بغض وغیرہ کا خدشہ ہو تو نہ اٹھایا جائے، کیونکہ مصلحت لانے سے فساد ختم کرنا بہتر ہے، اور جب اللہ تعالی کو آپ کی نیت سے یہ علم ہو کہ اگر یہ جائے نماز بچھی ہوئی نہ ہوتی تو آپ اس کی جگہ ہوتے، تو اللہ تعالی آپ کو آگے والوں کا ثواب عطا کرے گا؛ کیونکہ آپ نے یہ اگلی جگہ کسی عذر کی بنا پر ترک کی ہے.

دیکھیں: الشرح الممتع (5 / 135).

قولہ: " جب تک نماز کھڑی نہ ہو" یعنی اگر اقامت ہو جائے تو ہمیں اس جائے نماز کو اٹھانے کا حق حاصل ہے؛ کیونکہ اس حالت میں اس کے لیے کوئی حرمت نہیں، اور اس لیے بھی کہ اگر ہم اسے رہنے دیں تو صف میں خالی جگہ رہے گی، جو کہ خلاف سنت ہے.

جائے نماز رکھنے کی حرمت کے راجح قول میں سے یہ مستثنی ہے کہ؛ اگر انسان مسجد میں ہو تو وہ پہلی صف میں جائے نماز وغیرہ رکھ سکتا ہے تا کہ اس کی جگہ محفوظ رہے، پھر وہ مسجد کے کونے میں سونے جاسکتا ہے، یا پھر قرآن مجید کی تلاوت کے لیے، یا کوئی کتاب وغیرہ پڑھنے کے لیے تو یہاں اسے حق حاصل ہے؛ کیونکہ وہ مسجد میں ہی ہے، لیکن جب صفیں بن جائیں تو وہ اپنی جگہ واپس پلٹ آئے؛ تا کہ لوگوں کو پھلانگنے سے اجتناب ہو.

اسی طرح اس سے وہ بھی مستثنی ہے جو مؤلف نے ذکر کیا ہے:

قولہ: " جو شخص کسی ضرورت پیش آنے کی بنا پر وہاں سے اٹھے اور پھر واپس آ جائے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے "

چنانچہ جب کوئی شخص جگہ محفوظ کرے اور کوئی ضرورت پیش آنے کی بنا پر وہ مسجد سے نکل جائے تو واپس آنے پر وہ اس کا زیادہ حقدار ہے، اسے کوئی ضرورت پیش آ سکتی ہے، مثلا وضوء کرنا، یا پھر کوئی ایسی چیز جس کی بنا پر وہ نکلنے کے لیے مجبور ہو، لہذا جب وہ واپس آئے تو وہ زیادہ حقدار ہے.

لیکن مؤلف نے ایك شرط لگاتے ہوئے کہا ہے: " پھر وہ جلد واپس آ جائے" تو مؤلف کی کلام سے ظاہر یہ ہوتا ہے کہ اگر وہ کچھ لیٹ ہو ہو گیا تو اسے وہاں بیٹھنے کا کوئی حق نہیں، بلکہ کوئی دوسرا وہاں بیٹھ سکتا ہے.

اور بعض علماء کا کہنا ہے:

بلکہ وہ زیادہ حقدار ہے چاہے زیادہ دیر کے بعد بھی واپس آئے، لیکن عذر موجود اور باقی ہو تو پھر، یہ قول زیادہ صحیح ہے؛ اس لیے کہ عذر کی موجودگی اس کی ابتدا جیسی ہی ہے، جب اس کے لیے مسجد سے نکلنا اور عذر پیدا ہونے کی شکل میں جائے نماز کا وہاں رہنا جائز ہے تو اسی طرح جب عذر موجود ہو تو بھی، لیکن یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اگر نماز کھڑی ہو جائے اور وہ واپس نہ پلٹے تو جائے نماز اٹھا دیا جائے گا.

" الروض " میں ہے کہ: (اکثر نے جلدی واپس پلٹنے کی قید نہیں لگائی) یعنی امام احمد رحمہ اللہ کے اکثر اصحاب نے جلد واپس آنے کی قید نہیں لگائی جیسا کہ حدیث کا ظاہر ہے.

لیکن ہم نے جو ذکر کیا ہے وہ درمیانہ اور وسط قول ہے وہ یہ کہ: جب وہ عذر موجود ہونے کی صورت میں دیر سے واپس پلٹے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے، لیکن اگر عذر ختم ہو چکا ہو لیکن اس نے آنے میں سستی و کاہلی سے کام لیتے ہوئے دیر کی تو اسے کوئی حق نہیں " انتھی مختصرا

دیکھیں: الشرح الممتع (5 / 135).

معتکف وغیرہ کے لیے نمازوں کے درمیانی اوقات میں پہلی صف کے اندر سونے میں کوئی حرج نہیں، جب ایسا کرنے میں کسی کو تنگی اور اذیت نہ ہوتی ہو، وگرنہ اسے چاہیے کہ پیچھے جا کر سوئے.

لوگوں کا خیال کرتے ہوئے اس کے لیے بہتر ہے کہ وہ پہلی صفوں میں سونے سے اجتناب کرے، کیونکہ لوگ اس فعل کو قبیح اور غلط سمجھتے ہیں.

واللہ اعلم .